رخصت اے بزمِ جہاں!

بہت صدمہ ہے کہ تحریکِ اسلامی کی صف کا ایک کثیر الخدمات سپاہی ناوکِ اجل کا نشانہ بن گیا۔ مولانا گلزار احمد مظاہری بھیرہ ضلع سرگودھا میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء کو حاجی عبدالمجید مرحوم کے دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۶ء کو اپنے ربِّ غفور کی اُخروی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

مولانا نے قدیم و جدید دونوں طرح کی تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۹۷۵ء سے علما اکیڈمی بھی اسی غرض سے قائم کی کہ دونوں طرف کے سرچشمہ ہائے تعلیم سے استفادہ کرنے والوں میں ذہنی ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ ایف اے تک انگریزی تعلیم حاصل کی اور درسِ نظامی میں بھی سندِ فضیلت حاصل کی۔

۱۹۴۸ء میں جماعتِ اسلامی میں شامل ہوئے۔ شہروں اور دیہات میں تبلیغی اور سیاسی تقاریر کیں۔ مغربی اور عرب ممالک کی کانفرنسوں میں بھی خطاب کیے۔

مولانا گلزار احمد مظاہری مرحوم کا بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے تفرقہ آلود فضا میں علماء کو متحد کرنے کی مہم شروع کی اور ۱۹۶۳ء میں جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان قائم کی جس کے تحت پانچ ہزار علماء منظم ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کے دوران کل پاکستان علماء کونسل قائم کی۔ ۳۱ مارچ کو بھٹو کے زیر اقتدار مسلم مسجد لاہور کے اندر اور باہر ان علماء پر بہیمانہ تشدد کیا گیا۔

سرگودھا میں مولانا نے جامعہ قاسم العلوم قائم کیا جس کو حکومت نے قومی تحویل میں لے لیا۔ ۱۹۷۵ء میں منصورہ کے متصل علماء اکیڈمی قائم کی۔

تقریباً نصف صدی کا دور بزم گاہِ خیر و شر میں محاذِ ایمان و اسلام سے معرکہ آرائی میں آخر دم تک گذار کر امتحان گاہِ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

خدا مولانا کی روح پر رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے اہلِ خانہ اور تمام اعزہ و احباب اور رفقاء نے ان کی جدائی کا صدمہ جس صبر سے سہا ہے اس کا بہترین اجر دے۔ آمین۔